

الحمد لله

قبرستان کی تکریم و توقیر اور دہا بیہ سنگین کی  
توقیر و تعزیر میں یہ مبارک رسالہ سے بنام تاریخی  
اہلک الوہابین علی توہین قبور المسلمین

جس میں تین سلسلہ میں تحریر کیا گیا ہے مولوی محمد علی الدین صاحب قادری برکاتی ضلع ہزارہ کی تصدین  
و توہین اور خیالات باطلہ غیبیہ غائب لوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی تجیل و تحقیق ہے  
مع رسالہ مختصر سے بنام تاریخی

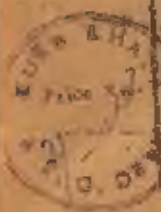
سبل الالافی حکم الذبح للاولیاء

جس میں تین سلسلہ ذبح اور دہا بیہ کا رد و خیالات فقیر ہے ہر دو اذکار و عرش احشام  
آئینہ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ عالم اہلسنت و جماعت صاحب کتاب مولوی محمد احمد رضا خاں  
قادری برکاتی بریلوی ضلع فیض آباد

باہتمام

مولوی حاجی محمد حسین رضا خاں صاحب

کپیڈس کتابخانہ گورنمنٹ پبلیک



قیمت ۳۰

مکتبہ اسلامیہ

بار پنجم ۱۰۰۰ جلد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَوَال

علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں ایک گورستان (ہلسٹن) قدیم  
کی قبروں کو عداً اکھود کر اپنے رہنے کے مکان بنانا موافق مذہب حق کے جائز ہی یا نہیں اور ایسا کرنے  
میں اہل قبور کی توہین و اہانت ہوگی یا نہیں عینہ التوجروا۔

الجواب منه الهدایۃ الی الحق والصواب

جانتا چاہیے کہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلامہ و عامۃ المؤمنین علیہم السلام کے ساتھ جو طبیعت  
فرقہ بندی و بائیسہ کوہی ایسی اور کسی فرقہ بندی کو نہیں ہے اسی وجہ سے اس فرقہ بندی کے آثار بلاعتہ  
کی قضایف یا طیل یا پانت جھوٹاں خدا بھری پڑی ہیں جس کا نتیجہ چاہے وہ ملا بھری و ملا اکیل  
و ملا بھری و ملا صلیق حسن بھوپالی و ملا نرملی و ملا رشید گنگوہی وغیرہ کی تالیفات یا خطبات یا کتب و کتب  
کہ قسم قسم کی باتوں پر ہیں مگر ان کے ایک ایک انبیاء و شہداء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلامہ کا منہ  
و نابود یا بقاء و کرنا اس فرقہ کا شعار ہو گیا ہے علامہ احمد بن علی بصری فصل الخطاب فی رد ضلال  
ابن عبد الوہاب میں فرماتے ہیں منہا انہ یقولون انہ یقولون علی حجۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم لہد منہا یعنی میں اگر قدرت پاؤں تو ریضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو نور الاول اور بھی علامہ بصری دوسرے مقام میں کہتے ہیں اقول لہد یعقوب و شہداء اعدائہ  
لہذا کوہین لاجل البناء علی قبورہم ضلالتہ ای ضلالتہ انھیں مختصر یعنی بھری کا شہداء و صحابہ کرام  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور کو ان پر بنا کے باعث نور و انانیت پڑی ضلالت اور گمراہی  
اس بھری کی ہے اور بھی علامہ ندووی کے مقام میں کہتے ہیں قال بعضہم و لو کان المیت علیہ

فشیخ بھری نے وہاں اہل کلمہ کا اور کیا کیا تھا



مشہور بالعلم والصلح وکان صحابیا وکان انجی علیہ قبة وکان البناء علی قدر قبور  
 فقط یتبعی ان لا یهدم حرمة بنسبه وان انداز من اذا علمت هذا العهد البناء علی قبور  
 لایعنی الشهداء من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا یخلوا ما ینکون واجبا وواجبا لا یغیر کبر  
 وعلی کل فلا یؤمن علی لہدم الارجل مبتدئ عصال لا یستلزمہ انتھال حرمة اصحابہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الواجب علی کل مسلم محبتہم ومن محبتہم وجوب توفیرہم وای  
 توفیرہم عند من ہدم قبورہم حتی یلدات ابدانہم واکفایہم کما ذکر بعض علماء نجد فی السور  
 ارسلہ الی النجف مختصرا لیس فی النجف من مشہد اصحاب کرام کے قبور کو توڑ دالا ہے جس سے ان کے ابدان  
 اور کفن ظاہر ہو گئے تو اس سے وہ بہت برا بدعتی گمراہ ہو گیا کہ اس سے ان کی اہانت ہو گئی ہے ان علماء  
 کا انبیاء واولیاء علیہم السلام کے قبور کو جو توڑنا اور منہدم کرنا شعار ہو گیا ہے تو باعث اس کا یہ ہے کہ ان  
 بدعتوں کے نزدیک ظاہری موت کے بعد یہ بالکل بچیں نے شعور ہو جاتے ہیں اور مکر خدا اللہ مٹی  
 میں بجاتے ہیں ملا اسمعیل دہلوی تفسیرت الایمان کے صفحہ ۶۰ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کی شان اعلیٰ وارفیع میں لکھا ہے کہ (میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں)  
 بحسب سید المرسلین علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت ان ملاعنہ کا ایسا ناپاک خیال ہے اور ان کے  
 روضہ اطہر اور شہداء و صحابہ کرام علیہم الرضوان کے قبور کو منہدم کرنے کا یہ وہ خیال ہے تو باقی اموات  
 عامہ مومنین صالحین کی نسبت کیا پوچھنا چاہیے۔ جب قبور مومنین بلکہ انبیاء واولیاء علیہم الصلاۃ

۱۵ سابقا علامہ ابھری علیہ الرحمہ کے قول میں گزرا کہ نجدی نے جب توشہدا و صحابہ کرام علیہم الرضوان کو توشہد کیا  
 تو ان میں ان کے کفن اور بدن شریف سب سلامت تھے اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کو مدفن ہو چکے تھے تاہم  
 سال گزر چکے تھے پس ہزار ٹٹ ہے ملا اسمعیل دہلوی اس کے متقلیدین وہابیہ وریسیہ پر کہ ان کا ایسا ناپاک عقیدہ  
 ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس واطہر کے ساتھ جو مسلمان کی شان کے بالکل ٹٹا ہے  
 اللہ تعالیٰ اہلسنت کو ان کی صحبت بدستے بجائے آئین آئین ۱۲ منہ سخی عنہ

مشہور بالعلم والصلح وکان صحابیا وکان انجی علیہ قبة وکان البناء علی قدر قبور

مشہور بالعلم والصلح وکان صحابیا وکان انجی علیہ قبة وکان البناء علی قدر قبور

مقت اقر

کتاب النبی

کتاب النبی

وہا بہین کے نزدیک انبیاء و شہداء و اولیائے ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر ہیں

والتسلام اجمعین کا تو نا اور منہم کرنا شعار تہذیب و پابہ ہو تو کسی کو جائز نہیں کہ وہ صورت مسئلہ میں عبور و بین المہنت کو توڑ کر بلکہ ان کو کھود کر ان پر اپنی رہائش و اسائن کے مکان بنا کر ان میں لذت دنیا میں مشغول و منہمک ہو جو قطعاً و یقیناً اصحاب فقہ کہانہ دنیا اور ان کی اہانت اور تہلیل کرنا ہی جو کسی طرح جائز نہیں کہ اہلسنت کے نزدیک انبیاء و شہداء و اولیاء علیہم السلام و الشہداء اہل شریعت سے زندیان بلکہ انبیاء علیہ السلام کے ابدالان لطیفہ زمین پر حرام کیے گئے ہیں کہ وہ ان کو کھاوے اسی طرح شہداء و اولیاء علیہم السلام و الشہداء کے ابدالان و کفن بھی قبور میں صحیح و مسلمت رہتے ہیں وہ حضرات روزی و رزق دینے جاتے ہیں علامہ سیسی علیہ الرحمۃ شہداء و اہل السقام میں کہتے ہیں و حیاً الشہداء اء اکل و اعلیٰ فہذا النوع من الیفاۃ و الرزق لا یحصل لمن الیس فی رتبہ و احادیث الایضاً اعلیٰ و اعلیٰ و اخص الخیر و الخیر و الجسد علی اللہ و اعلیٰ ما کان فی الدنیا و رفاہی ثناء و الحمد صاحب پانی پانی تکرار انہو فی میں کہتے ہیں اولیائے ائمہ ارواح اجداد و اعلیٰ ارواح البشاش کا راجعاً ہی کہندہ و گاہے اجساد و رزق غایت لطافت برکات ارواحی برآید میگردد کہ رسول خدا اسباب نبوہ علیہ السلام و اعلیٰ علیہ السلام ارواح البشاش از زمین و آسمان و بہشت ہر جاکہ خواہند پیر و زور و بسبب ہمیں حیات اجساد و آئندہ ارواح ہر جاکہ خاک بنی خود و بلکہ کفن ہم سہا ندین زلی الدنیا از مالک روایت نمود ارواح مومنین ہر جاکہ خواہ سیر کنند ارواح مومنین کا طین اندر تعالیٰ اجساد و البشاش راقوت ارواح میدہند کہ در قدور غار میخاند و ذکر می کنند و قرآن میخوانند و شیخ البند محمدت دہلوی علیہ الرحمۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں اولیائے خدا نقل کردہ مشہد نمازیں و ارفانی بدار بقا و زندہ اند نہ پروردگار خود و مرزوق اند و خوشحال اند و مردم را الزالی شہر نیست الخ اور علامہ علی قاری شرح مشکوٰۃ میں کہتے ہیں لا فوق لیحد فی الخالقین و لا اقل اولیاء اللہ لا یوتون و لکن ینقلبون من دال الی دال الخ و انبیاء و اولیاء حالت حیات و ممات میں اختلاف نہیں اسی لیے کہا گیا کہ وہ مرے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے میں تشریف



یہاں ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے شرح حدیث میں لکھا کہ ائمہ اربعہ کی حیثیت  
بعد ازاں کے متعلق چند روایات مستندہ لکھتے ہیں جو یہاں نقل کیے جاتے ہیں امام عارف رحمہ اللہ  
استاذ ابوالقاسم شیری قدس سرہ اپنے رسالہ میں بسند خود حضرت ولی اللہ شہید سیدنا  
ابوسعید خدری از قدس اللہ سرہ المتاخرتے راوی کہ میں مکہ معظمہ میں تھا باب بنی شیبہ پر ایک جوان  
مردہ پڑا یا جب میں نے اُس کی طرف نظر کی مجھے دیکھ کر سکر آیا اور کہا یا ابا سعید ادا اعلیت  
ان الاولیاء اعباء وان ماتوا انما یقلبون من دانی الی دالہ اسے ابوسعید کیا تم میں جہشت ہے  
اللہ کے پیارے زندہ ہیں اگر چہ مر جائیں وہ تو یہی ایک گھر سے دوسرے گھر میں ہلاتے جاتے ہیں  
وہی حال ابنا حضرت سیدی ابوعلی قدس سرہ سے راوی میں نے ایک فقیر کو قبر میں اتارا جب  
کفن کھولا اُن کا سر خاک پر رکھ دیا کہ اللہ اُن کی غربت پر رحم کرے فقیر نے آنکھیں کھول دیں اور  
مجھ سے فرمایا یا ابا علی ذل لنی بین یدی من یدی لنی اسے ابوعلی تم مجھے اُس کے سامنے دلیل کرتے  
ہو جو میرے ناز اٹھاتا ہے میں نے عرض کی اسے سردار میرے کیا موت کے بعد زندگی فرمایا علی انا  
وکل عجب لا ینصرفک بجا ہی غذا میں زندہ ہوں اور خدا کا ہر پیار از زندہ ہی بیشک وہ جیت  
وہ عزت جو مجھے روز قیامت ملے گی اُس سے میں تیری مدد کروں گا وہی جناب قطاب حضرت  
ابوہم بن شیبان قدس سرہ سے راوی یہاں ایک مرید جو ان مرگیا مجھے سخت صدمہ ہوا اٹھانے  
بیٹھا گھبراہٹ میں بائیں طرف سے ابتدا کی جو ان نے وہ کروٹ ہٹا کر اپنی دہنی کر دھڑ میری  
طرف کی میں نے کہا جان پدر تو سچا ہے مجھی سے غلطی ہوئی وہی امام حضرت ابوبعقوب  
سوی نہر جو ری قدس سرہ سے راوی میں نے ایک مرید کو نہلانے کے لیے تختہ پر بٹایا اُس نے  
میرا گلوٹھا کپا لیا میں نے کہا جان پدر میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں یہ تو صرف مکان بدلتا ہے  
میرا ہاتھ چھوڑ دے جناب ممدوح انھیں عارف موصوف سے راوی کہ حضرت میں ایک مرید  
بھرتے کہا پرورش دین کل ظہر کے وقت درجاء لگا حضرت ایک انصر فی الیں آدھی میں بیرون آجھی  
میں کفن کریں جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا مرید مذکور نے اگر طواف کیا پھر کعبے سے

فہرست ابواب  
میں داخل

وہ صورت مستندہ  
طمان بنکوان میں  
امانت اللہ بنکوان  
الشاہین بنکوان  
کہ وہ انکوان  
تربتے ہیں  
لکھتے ہیں  
دینتھو  
علی ماکان  
لیا گفتہ اند  
یت لھا  
واج الیہ  
انما راہ  
ن ہر جا  
ہر دم در  
ارجمہ  
بقا زندہ  
علامہ  
لکھا  
تربتے  
ہیں



نہ انشاء اللہ افعال کے لئے موت کی سبب کو ایذا ہو تو

ہٹ کر لیٹا تو روح نہ جی میں سے قبر میں نہ آتا تھا جس کھولیں میں سے کہا کیا موت کے بعد  
زندگی کہا کاغذی دکل محب اللہ جی میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر دوست زندہ ہی اور بعض عام مریدین  
اور بقیہ اساتذہ ابدال کو سلازہتے ہوں تاہم ان کی قبور پر بیٹھے بلکہ ان پر کچھ لکھنے اور قبرستان میں  
جنگل کی آواز کرنے سے ان کو ایذا ہوتی ہی احادیث میں صحیحہ سے یہ مرثیہ ثابت بلاشبہ ہے حاکم و  
طبرانی عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا صاحب القبر انزل من القبر لا تؤذی صاحب القبر ولا یؤذ  
او قبر والے قبر سے اتر آئے تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ مجھے۔ سعید بن منصور اپنی سنن میں  
راوی کسی نے حضرت سعید بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا  
پوچھا فرمایا کیا کہہ اذی المؤمن فی حیاتیہ فانی الیک اذا بعد موتہ مجھے جس طرح مسلمان زندہ  
کی ایذا پسند ہی نہیں مردہ کی امام احمد علیہ الرحمہ نے حسن انہیں حضرت عمارہ بن حزم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے ٹکدہ لگائے دیکھا  
فرمایا لا تؤذ صاحب هذا القبر اس قبر سے کو ایذا نہ دے یا فرمایا لا تؤذہ اسے تکلیف نہ پہنچا  
اس ایذا کا تجربہ بھی تابعین عظام اور دوسرے علمائے کرام نے بہ صاحب بعیرت سے کر لیا ہی  
ابن ابی الدنیا ابو قتالہ بصری سے راوی میں ملاشام سے بھرہ کو چنانچہ رات کو خندق میں  
اترا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا  
کچھ سے گدگد کرتا ہی اعدا کرتا ہی فقد اذیننی عند البلیۃ اس شخص تو نے مجھے رات بھر ایذا دی  
امام بیہقی و لائل البنوہ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان ندوی سے وہ ابن  
بینا تابعی سے راوی میں مقبرے میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا خدا کی قسم میں غب  
جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کتا ہے قہ ففد اذیننی اٹھ کہ تو نے مجھے  
اذیت دی حافظ ابن مندہ امام قاسم بن مجمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی اگر  
میں تپائی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند

اس سے کسی قبر پر پاؤں رکھیں پھر فرمایا ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاگتے میں سنا  
 الیہ عنی یا رجل ولا تؤذ فی اسے شخص الگ ہوا مجھے ایذا دے اور علامہ شریف بن ابی  
 مرانی الفلاح میں کہتے ہیں اخبرنی شیخی العلما مہ محمد بن احمد الحوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ  
 بالفہم بتاؤن تحفین المغال مجھے میرے استاد و علامہ محمد بن احمد حنفی نے خبر دی کہ جوئے کی  
 پچھلے سے مروجے کو ایذا ہوتی ہے اسی واسطے ہمارے فقہائے کرام اخاف علیہ الرحمہ فرماتے  
 ہیں کہ قبر پر رہنے کا مکان بنانا یا قبر پر بیٹھنا یا سونا یا اُس پر یا اُس کے نزدیک ہل دہرا  
 کرنا یا سب امور اشد مکروہ قریب بحرام ہیں قنات و سے علیگیری میں ہے ویکوہ ان بنی علی القدر  
 او یقعوا انینا او یطأ علیہ او یقینے حاجۃ الانسان من بولی او غلط الخ علامہ شامی اُس کی دلیل  
 میں حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں لان المیت یتاڈی بما یتاڈی بہ الھی یعنی اس لیے کہ جس سے  
 زندوں کو اذیت ہوتی ہے اُس سے مروجے بھی ایذا پاتے ہیں بلکہ ویلی نے ام المؤمنین حضرت  
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کلمہ کی تفسیر روایت کی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا المیت یؤذیہ فی قبرہ ما یؤذیہ فی دینہ میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے  
 قبر میں بھی اُس سے اذیت پاتا ہے ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں مسیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے راوی اذ المؤمن فی مودۃ کاذبۃ فی حیۃ المسلمان کو بعد موت ایذا دہنی ایسی ہے  
 جیسے زندگی میں اُسے تکلیف پہنچائی اور اظہر من الشمس ہے کہ قبور کو کھود کر ان پر رہنے کا مکان بنانا تو  
 اُس میں یہ سب امور موجود ہیں جس سے یقیناً اہل قبور کی توہین ہوتی ہے اور ان کو ایذا دینا  
 ہے جو ہرگز ہرگز ہمارے حنفی مذہب میں جائز نہیں ہے اگر کوئی معترض کہے کہ شرح کفر  
 میں علامہ زلیعی کہتے ہیں ولو بلی المیت وصادقاً باجا زدن قبرہ فی قبرہ  
 و ذرۃ و البنا علیہ تو جواب اس کا اولاً یہ ہے کہ یہ قول علامہ زلیعی کا احادیث  
 مذکورہ اور روایات مسطورہ کے معارض ہے لہذا قابل قبول نہیں ہے اور  
 ثانیاً یہ کہ علامہ شریف بن ابی نے امداد الفلاح میں علامہ زلیعی کے اس قول کو



رو کر دیا ہے وہ سری روایات معارضہ سے پس قابل تعمیل نہیں قال فی الامداد وینما  
 ما فی التارخانیة اذا صار المیت ترا با فی القبر یکو دفن غیره فی قبوة لان الحرمه باقیه  
 الہو یعنی جب قبر میں میت محل کر ٹی بھی ہو جائے تب بھی اُس کی قبر میں غیر کو دفن کرنا مکروہ ہی  
 کہ اُس کی تعظیم اور حرمت کے خلاف ہے کہ اُس میت کی تعظیم اور حرمت اب بھی باقی ہے  
 اور مؤید ہے اس کی وہ جو علامہ نابلسی علیہ الرحمہ نے حدیقہ مذیہ شرح طریقیہ  
 محمدیہ میں لکھا ہے معاذ ان الادرارہ لعلمہ بترک اقامۃ الحرمہ و الاستحانۃ فنادی  
 بذلک یعنی قبر پر تکیہ لگانے سے جو اہل قبور کو تکلیف ہوتی ہے اُس کے یہ معنی ہیں کہ  
 روحیں جان لیتی ہیں کہ اُس نے ہماری تعظیم میں قصور کیا لہذا ایذا پاتے ہیں اور  
 علامہ شیخ الحدید علیہ الرحمہ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں شاید کہ مراد آست کہ روح  
 سے ناخوش میدانہ اور راضی نیست بہ تکیہ کردن بر قبر و از جہت نقصان اہانت  
 و استخفاف را و ہے جب قبر پر تکیہ لگانے سے اہل قبور کی اہانت اور اُن کی توہین  
 اور اُن کی ترک تعظیم ہوتی ہے تو اُس پر کھینچی کرنے سے اور اُس پر مکان بنانے  
 سے تو بطریق اولیٰ اُن کی توہین ہوگی اور فی النشاہ کہ ہم میان معترض بخدی شعار  
 سے پوچھتے ہیں کہ تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ میت بالکل مٹی ہو گیا ہے اور اس کی ہڈی  
 بھی باقی نہیں رہی ہے اس واسطے کہ ابھی تک قبر کھودی نہیں گئی ہے اور نہ میت  
 کے ٹپے ہوئے کا قرآن اور حدیث میں کوئی وقت مقرر ہوا ہے کہ اتنی مدت کے بعد  
 میت کی ہڈیاں بھی مٹی ہو جاتی ہیں بلکہ تجربہ سے بارہا مشاہدہ ہوا ہے کہ کسی  
 بہت پرانی بستی کے اطراف میں کوئی جائے کھودی جائے تو اُس میں قبروں کے  
 جن میں ہڈیاں (بلکہ بعض کے اہنان) اب تک باقی صحیح و سلامت تھیں کتبوں  
 سے تین تین چار چار صدیوں کے تصور معلوم ہوتے تھے تو بنا دلیل بلا ضرورت  
 شرعی کے کسی ممنوع امر کا کسی مبہم روایت کی بنا پر مرتکب ہونا ہرگز جائز نہیں ہے



اگر متعرض پھر عود کرے اور کہے کہ یہی وغیرہ عظیم شہروں میں قبور کھود کر ان میں دوسرے  
اموات دفن کیے جاتے ہیں تو اگر قبور کھودنے سے اموات کی توہین ہوتی ہے تو ان  
شہروں میں یہ کام کیوں ہوتا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ ان شہروں میں جاسے  
بہت تنگ ہے قبرستانوں میں اتنی وسعت نہیں ہے کہ میت کے لیے لاکھ لاکھ  
قبر ہو لہذا اس ضرورت شدیدہ سے یہ جائز ہے کہ الضرورات قبیحہ المحظورات قہرہ  
مشفقہ ہو کبیری شرح غیبیہ میں ہے و ذی قہرہ قہر لدن اخر ما العریض الاول فلعین لہ  
عظمتہ لا عند الضر و ذل بان لہ یوجد مکان مولا الخ بالجملہ صورت مسئلہ میں قبور  
کو کھود کر ان پر مکانات بنانا ہمارے حنفی مذہب میں جائز نہیں ہے اور بلاشبہ رشک  
ایسا کرنے سے اہل قبور کی توہین ہوگی جو جائز نہیں ہے ہذا ما عندی واللعنہ لہ  
عند ربی قالہ بقرہ و امر برقمۃ العبد الفقیر محمد حم الدین السنی الحنفی  
القادری الہمز ازوی عفا اللہ تعالیٰ عنہ

جو کچھ محیب لبیب نے لکھا ہے حق اور موافق ہے چنانچہ خزائنہ الروایۃ میں مرقوم  
ہے فی مفید المستفید عن مفاتیح المسائل و اذا اصاب المیت نرابا فی القبر  
بکبرۃ دھن غیرہ فی قبرہ لان الحرمۃ باقیۃ انتحہ اور یہ بھی خزائنہ الروایۃ میں ہے  
لا یجوز لہ ان ینہی فوق القبور بیتا و مسجد لان موضع القبر حق المقبور ولہذا  
لا یجوز بنشہ انتحہ مختصرا۔

نقلہ الراحمی الی رحمۃ ربہ الشکر و عبد الغفور صانہ اللہ عن الافان  
والشاور۔

اللہ در الحیب حیث اجاب فاجاد و اصاب فیما افاد حررہ المسکین  
محمد بشیر الدین عفی عنہ۔

اس فتوے کو دیکھا فتویٰ صحیح ہے جواب درست ہے۔

حرره محمد عبد الرشيد دهلوي عفا الله عنه -

الجواب صحيح محمد فضل الجيد عفا عنه

الجواب صحيح و صواب حرره العبد المقتدر

مطبع الرسول عبد القادر القادري البديوي عفا عنه

ذلك كذا كتاب محمد فضل احمد البديوي عفا عنه

الحبيب مصيب -

الرسول قادي

حنفي

محمد عبد القادر عفا عنه

قادي  
محمد عبد القادر

اصحاب من اصحاب و الله اعلم بالصواب

محمد عفا عنه شيخ المدرس بالمدرسة الحمدية

لمدة بدلول -

مع الجواب حرره عبد الرسول محمد عفا عنه

المدرس بالمدرسة الشريفة الكائنة

بجانب بدلول

حنفي ١٣٢٤

محمد حافظ بخش

محمد احمد قادي  
عبد الرسول

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الارض كفانا واكرم المؤمنين احياء وامواتا وجعل موتهم راحة وسهلا وحرم اهانتهم تحريما بناقا والصلوة والسلام على من سقانا من فضله ونضته ماء فراقا واعطانا في كل محجة ابلح محجة نقضا وابناقا واجدا اعظم المؤمنين ابد الايديين ولم يوقت له ميقا فاجعلهم عظاما وان صاروا عظاما وحرم ابداءهم ولو كانوا رفاقا وعلى آله وصحبه واهله



وحرز بہ ملکومین حمد لله حمد و ثنا -

### جزئی اللہ بحسب خبر اویشیب

سابع غفران قاصد زمر حامی سنن ماحی لغز مودن مودی محمد بن عبدین رحمہ اللہ  
کہ اسمہ عمر بن دین و نسجہ و روحہ عمر بن دین کا جو ب نام بیج مناج صوب کافی دینی ہے  
مگر حکم مامور مود و زبانیہ کتبہ قدسہ و د و صل مفید کا حد و منظور و صل ول اس بیج  
کی تاہد و تہد و تب میں کہ نمبر میں کی تعلیم ضرور دراد بہت منظور و رہ کہ یہاں مود و تب  
ایسے صحابہ قبور ہیں اگر سسہ سخن میں بعض مود و تہد ہ ب کہ مود و تہد ہ  
کہ تکرار فرغ موجب مزید تاکید و رفع فی حدہ و رفع و مسات صا و تہد ہ  
و صل دوم میں احقاق مرود و زبانی و نام و تہد ہ و تہد ہ بام و تہد ہ  
کامل و نام کہ مقابر عام میں کوئی و تہد ہ و تہد ہ بام و تہد ہ  
مقام تہد ہ روایت علامہ زبانی کی تحقیق این آس و صل میں دو قواسے فقیر و نقل پر  
قناعت ہے کہ بن میں مجد اللہ غالی کفایت ہی و بانہ سو چین

### وصل اول

علمائے کرام کا اتفاق ہو کہ مسلمان کی عزت مردہ و زندہ برابر ہے تحقیق علی الاطلاق چہ  
نقض فتح القدیر میں فرماتے ہیں ان اتفاق علی ان عروۃ مسلمہ یا حکومہ یا  
نفاق علیہ وسلم فرمتے ہیں کسر عظمہ بیت و ذاکسرہ حیاء مرے کی ہڈی تھوڑے سے  
بڑھ چننا یا ایسا ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا رواۃ الامام احمد و بود و د و د و د  
با سناد حسن عن ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حدیث شریفہ  
میں ان فقہوں سے ہر سید عالم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صیب فرماتے  
فی قعدہ مایؤذیہ فی بینہ مردے کو قبر میں ہی آس و تہد ہ سے یہ ہونی ہے  
جس سے گھر میں آس و تہد ہ ہوتی علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں فاہ و

فی ذریعہ  
خلف  
تہد ہ

تہد ہ

تہد ہ

تہد ہ

تہد ہ

تہد ہ

حرمہ مؤمن بعد موتہ باقیہ اس حدیث سے معلوم ہو کہ مسلمان کی حرمت بعد  
 موت کے بھی ویسے ہی باقی ہے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرماتے ہیں ذی مؤمن فی مرنہ کا ذی حیاۃ مسلمان مردہ کو بڑا دینا یا بیسی  
 زندہ کھانا لانا بد بکر بن ابی شیبہ علیہ السلام فرماتے ہیں میت بتاؤ ذی بابتاؤ ذی بابتاؤ  
 سے زندوں کو ایذا پہنچانی ہے مردے بھی اُس سے تکلیف پاتے ہیں کذا فی رد المحتار  
 وغیرہ من مکتوبات الاسفار علامہ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ المعانی میں نام  
 علیہ السلام ابو عمر یوسف بن عبد البر سے نقل فرماتے ہیں ازینجا مستفاد میگردد کہ میت  
 مشتمل سگروہ تمام انچہ مشتمل میگردد و بد اس کی لازم میں سست کہ مسئلہ ذکر کردہ تمام انچہ مسئلہ  
 مسنونہ میں زندہ ہونے کے مہم میں نکاس کہ ہمارے علمائے تصریح فرمائی کہ قبرستان  
 میں نہ رہنے کا گناہ کیا ہو اُس میں آدمیوں کو چلنا حرام ہے فی الشامیۃ عن الطحاوی  
 حرثاب الطہارۃ اضواء علی امت امرود فی سئلۃ حادثۃ فیہا حرام اور فرماتے ہیں مقبرے  
 کی قبرستان میں کھانا حرام ہے کہ جب تک وہ زہنی ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے  
 اُس سے اموات کا دل ہلکتا ہے وہاں پر حرمت آتی کا نزول ہوتا ہے ہاں خشک  
 حاکم کاٹ لینا جائز مگر وہاں سے تر کر جانوروں کے پاس لچا میں ویرہ مسوع  
 ہر کہ نہیں گورستان میں چرسے چھوڑ دیں فی جہنم تورد الحداد لیکرہ یضاقطع النبا  
 و رطب و خشیش من المقابر دفن ابائیس کما فی البحر والدراہم و شرح المنیہ و علاہ  
 فی الامم و ما دام مرطب لیسہم اللہ تعالیٰ فیوفض المیت و تنزل بذکرہ الرحمة  
 و حورۃ ق الحائضہ لیسہم و فی العلم لایرید عن البحر والرائی لوکان فیہا خشیش یحسن  
 و یرہل فی الدواب و لا ترسل لدراب فیہا ہرہنی سے اللہ تعالیٰ و سید و سلم نے ایک  
 سیدنا یوسف برتین چوتھے چھٹے رہنا رستاد فرمایا ہے کہ کبھی تیری سے طبعی  
 حرمت واسے چھبیک اپنی جونی اخرج لائیکہ بوداود و النساء و الطحطاوی



وغيره عن داور بن حماد صديقه و الله الامام الحسن بن رسول الله صلى الله عليه و آله  
عليه وسلم روى (جله عشتی میں) فتوری بعد من و جرح باضا السبیلین  
ان یستبذل اہل بیتہ بسر مہمہ و سکون مودہ ہی اتی لا یشر فیہا  
القاضی عباس کان من عادیہ العرب بس اسفار ستر ما یومد بوزنہ و کان  
المد بوزنہ یحل بالظن و غیرہ عن فاضل محقق حسن شریانی اور ان کے استاد  
علامہ محمد بن احمد عموی فرماتے ہیں چلنے میں جو آواز نکلتی ہے پید ہوئی ہی موت  
کو پہنچ دیتی ہے جب قال فی صری الفداء خبر فی فیخی العدمہ محمد بن احمد الحموی  
الحنفی رحمہ اللہ قدی ما یومر بآد و ن یخفون اسغال تھے ہا قول و وجہہ ما یبقی  
عن العارف الذمذی رحمہ اللہ خالی بنی سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
لا ین جلس احدکم علی حجرۃ فخر فی تباہہ شخص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس  
علی قبر ینک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے  
جھا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے روا لا مسلم  
و ابو داود و النسائی و ابن ماجہ عن سعد بن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمارہ  
بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر  
پر بیٹھے دیکھا ارث دفرایا و قبر پر بیٹھنے والے قبر سے اتر آ صاحب قبر کو ایذا دے  
نہ وہ تجھے ایذا پہنچائے اخراج لطاوی فی معانی الا نوار و لطبر فی فی المعجم الکبیر بسند  
حسن و الحاکم و ابن مندلا عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال راوی رسول  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر من ابطی القبر  
لا تؤذی صاحب القبر و یؤذیک و یقط الامام الحنفی فہو یؤذیک ویراہم رحمہم اللہ  
تعالیٰ علیہ نے نبی سند میں یوں روایت کیا عمرو بن حزم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ایک قبر سے نکیہ لگائے دیکھا فرمایا راوی صاحب القبر صاحب قبر کو ایذا نہ دے

سنی مشورہ ثبت و ہذا حدیث ۱۰ ملائمہ ماہیں الامم فی جہنم و تھے عرض  
 سنی عن عبد مہ فافہم شیخ محقق رحمہ اللہ عن شیخ ابن فراتے ہیں کہ  
 و انہما کما روح کے خوشنمیاں ہوں۔ وہی نیست بنیہ رول پر قبر و سے نہ  
 جسٹا نہیں ہے اہانت استغنا عنہ ہوں۔ اقصیٰ من تجبہ یہ مامر غلام  
 سید علی بن ابی طالب کہ وہ سید بن علی ترنکی قدس سرہ نے جزمہ ہدیہ نصرت  
 فرمائی ہے کہ کون کی بے خبر متی و شیعہ شریعت جو ہو جہنم ہے مگر ہر پاسے  
 پر ہے کہ قیامت ہی فی حدیث عن فیاض الاصل معنایان دار وادہ لعلہ ہوں  
 و مدحہ و لا مہ نہ ضادی ہدایت ہ حضور قدس سرہ لعلہ فی علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں کہ علی جبرہ اوسیف او نصف نفلی ہر جہنم حب لی من ن عشی  
 علی جبرہ بنیہ گامی یا نور علیہ یا جو تا پاس سے گامٹھنا گئے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی  
 قبر پر چوں رواہ ابن ماجہ عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ و منادۃ جید کا  
 افادہ المنذری سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان احدا  
 علی جبرہ حب لی من ن شائی ہو مسند ہتک مجھے اگر پائوں رکھتا نہ وہ  
 ہو رہے لہذا کی قبر پر پاؤں رکھتے۔ رواہ الطبرانی فی المعجم و ساد حسن قرہ  
 الامام جبرہ عظیم نہیں صحابی حل سے کسی سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا  
 فرمایا کہ دی المؤمن فی حب نہ فانی الکوا اداہ بعد مرنہ میں جس طرح مسلمان  
 ی ایذا اس کی زندگی میں کروہ جانتا ہوں پر ہیں بعد موت کے اس کی ایذا کو تا  
 رکھتا ہوں انرجہ سعید بن منصور فی سننہ کما فی شرح ہدود و قول  
 و ہذا الاحادیث توہد ما اخبرنا و توذن ان تاویل ابی جعفر رحمہ اللہ  
 دقانی بیس فی عہدہما فی عامۃ الکتاب ناخذ لا اعتضادہا ہوں الاما دیت و دینہ  
 سعید بن کثرو قدس سرہ ان لعلہ علیہ السلام وہ یعد عن رو یہ ما و فقیہ



[illegible]

وشرح شرحہ سے من سبہ لا یطہر القبر فی نعیه قاب بنی صبی للہ خالی عبہ  
 وسمکان مکہ ذلک فی وراہم شمس الامم صوبی سے الہ ذلک یکر اور امام علی  
 ترجمانی سے قال یا ثمر و طاع القبر لان سفت سحر حق میں ابھ اقول و هذا  
 نص علی ما اختارنا من کہ وہ الخرجہ ذلک لہ فی المکروہ من ہما ان مرجعہ فی  
 خلاف الاولی و نہ نہ بہ تہذہ ابینی صبی للہ خالی عبہ و سمر بیانا لہ الجواز والبنی  
 معصومہ من تعدل العروۃ ان لم یسمر کوز فہ معنی بیوں اجواز و نہ یفہر صر حوا  
 یحیی مع الحاجة کما فی سبہ رد اجد عن علامہ بی سعید و معصیہ  
 و یجہد و نہ تہذہ یحارور عنہ بی اباس و یی اس عظم من لا تہذہ ان مؤ  
 و جب یوسف و ما و جب نہ نہ کانت عبہ مہ رہا تہرم ہد معنی کراہتہ سحر سمر  
 و نہ یحرم تصور فاعل مکروہ ہذا یفہ و نہ جب سہ کما فی تہذہ ہم مع ما عتقدنا  
 ان للہ تعالیٰ ان یعقب علی شہر و نہ ۹ صغیرہ تہذہ عجلہ للہ سعة ذلک  
 لہ صغیرہ و نہ ما وقع عن بعض بناء سفت فی رسالہ شرب بدخان من مکروہ  
 تہذہ من الصغائر فاعل و نہ عظیم یفہ قد صرح بحر فی بحرہ ان امکرہ  
 تہذہ ما منہ فثبت و نہ تہذہ فی البصر و اس کی شرح مرتبی لہ صرح میں ہے  
 فصل فی زیارۃ القبر ندب زیارتہ من غیر ان یطہر القبر اسی میں ہے کہ  
 و نہ ہا لا قدم ما فیہ من عدم الا حرام و نہ قاضی خال و وجہ صریح  
 فی مقبرۃ و ہو یضن نہ طریق حدیثہ و ہمیشہ فی ذلک و نہ لہ یقع فی ضمیمہ  
 و نہ اس بہ ہمیشہ فیہ مخلصا قول و نہ ایضاً دلیل ما یضربنا ذلک  
 عن بنی اباس علی ان لا یقع فی قلبہ نہ صریح علی قبر فاذا وجود اباس فیہ  
 و نہ ذلک فی نفسہ و ایضاً قد تقد مر استصر بہ بحر مہ عن الشاعری و الطحاوی  
 عن ہذا سارحمہم للہ تعالیٰ علامہ اسمعیل نابلسی حاشیہ در رو غریں









[illegible]

عدي في الكامل والطبراني في الكبير والبيهقي في السنن والخطيب في التاريخ كلهم  
عن البخار ودعن بهر بن حكيم عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله تعالى عليه  
وسلم نزعون عن ذكر الفاجر متى لسن فيه الناس اذ كروا الفساجر بما فيه  
بجادة الناس اور بعد موت كيسان ناسن فاجر هو سس كس براكنس اور اسكي بيايا  
ذكر كرسس سس منع فرمايا كه وه اسس كس كو پتج گيا اخر ج الامام احمد والبخاري  
والنسائي عن ام المؤمنين الصديقة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم قال لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قد موا  
واخرج ابو دود وددو لترمذي والحاكم والبيهقي عن ابن عمر رضي الله  
تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذ كروا محاسن مرداكم  
وكفروا عن مساويهم وخرج النسائي بسند جيد عن عائشة رضي الله  
تعالى عنها عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا تذكروا هلكا كما لا يجيز  
بعد اس اطلاق كس هس اگر ايت اشخاص سس حركت سس باز نه آسس ثواب  
ان كس گستاخياں عوام مؤمنين كس ساقد هس نهس بكه حفرات اوليا كرام  
كس ساقد هس بونگي اور اسد واظم مصيبت اس كس جواوليا كس جناب رضيع سس  
گستاخي هونسي صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتس هس الله جل جلاله فرماتا ه  
من عادي ديا فقد ذنبه باخوب جو مير كس كس ولي سس دشني باز سس  
يشك سس نس اس سس طرائي كا اعلان كد يا رواه الامام البخاري عن  
سيدنا ابى هريرة رضي الله تعالى عنه اقول وكف بالجامة الصيحه حجة وان  
كان في القلب الذهبي ما كان غرض ان لوگوں پر ضرور هس كه اسس حال  
سقيم برحم كرس اور خدا سس جبار قهار جل جلاله كس انتقام سس ورس اور  
مسلمانوں كس اموات كو ايداه پنچايس آخر انهس هس اسس مثال كس ح



ایک دن زمین میں جاتا اور بے کس بے بس ہو کر پڑنا دیکھتے آج یہ لوگ اس کے  
 ساتھ پیش آتے ہیں ویسا ہی اور لوگ کل ان کے ساتھ کریں گے عنہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کما تدین تذان اخرجه ابن عدی فی الکامل سن ابن عمر  
 واحمد فی المسند عن ابی الدرداء وحید لوزاق فی الحامع عن ابی قتادہ  
 مرسلہ وهو عند الاخرین مضعۃ حدیث قدت ولہ شواہد حۃ و ہون  
 جو امع کلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی طرف شکوکہ کہ یہ بلان جاہوں  
 میں ان اجموں کی پہلانی ہوئی ہے جنہوں نے موت کو بالکل چھوڑ دیا کہ  
 اور خاک ہو گئے نہ اب کچھ نہیں نہ بچیں نہ کسی چیز سے ایذا رحمت پائیں اور  
 جہاں تائب بن پڑا قبور مسلمین کی عظمت قلوب عوام سے چھیل ڈالی غانا  
 للہ واننا الیہ راجعون

## وصل دوم

فتاویٰ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اولى

مسئلہ ایک کلمہ امرتالین نہر برسد حاجی لعل خاں صاحب و بار دوم بلفظہ  
 از کا پنور بازار نہا گنج کپنی داود جی د و ابھائی سورتی مرسلہ عبد الرحیم صاحب  
 ۲۰۔ ربیع الآخر شریف مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں کہ ایک سطح و قضا میں جو کہ  
 قبرستان کے نام سے مشہور ہو جس کی ایک طرف چند پانی تکتے قبریں پائی جاتی  
 ہیں اور باقی ایک تنائی سطح میدان پڑا ہوا ہو اور وہاں کے عمر سیدہ قریب

[illegible]









خلاصہ جواب جناب مولیٰ احمد حسن صاحب صوت مسئلہ میں اس مقام پر کتب خانہ و مدرسہ تاج ترمذی سے اس پتے کہ یہ جلد جیب مقبرہ کے نام سے مشہور اور وقف ہے تو شرعاً بمقبرہ بھی جائز ہے اور اس مقبرہ کے یہ نہ بن وقت ہوگی اور اس کی شہادت اس کے ثبوت کے لیے دلیل کافی ہے ورنہ مختار میں ہے قبیل دیدہ لشہادہ یا شہرہ الخ و المختار میں ہے تاج علیگیر یہ شہادۃ علی وقف بالمعبرہ بخود الخ اور اس کے مندرج ہو جانے سے دوسرا کوئی لقب لینا درست نہ ہوگا

قاضی خاں مطوعہ منہ جلد ثانی ص ۱۲۷ مقبرۃ وادیۃ بحلہ لم یمن فیہا آثار مقبرۃ هل یباح دھل المحلۃ الا اتفاق بها قال ابو نصر رحمہ اللہ خاں ویباح علیگیر جلد ثانی مصبوعہ مصر ص ۱۷۰ سئل الفاضل الامام شمس کائنۃ محمد دلا و بنجدی فی المقبرۃ اذ اندرست ولم یمن فیہا اثر لموتی لا یظہر ولا غیرہ هل یجوز زرعہا واستعمالہا قال ر و ولہا حکم المقبرۃ کذا فی التبیح نہ عدم جواز تنفع بالمقبرۃ امام زبیلی کی اس عبارت کے خلاف ہے اس پتے کہ انھوں نے جواز میت کے بوسیدہ اور خاک ہو جانے پر مرتب فرمایا ہے اور یہاں عدم جواز اس وجہ سے نہیں بلکہ برب مقبرہ کے وقف ہونے کے ہے جیسا کہ مجمع نے علیگیر یہ مصبوعہ مصر میں لکھا ہے عبارت منقولہ علیگیر یہ پر یہ عبارت لکھی ہے قوله قال و هذا لا یبانی ما قالہ الذبیلی لان لما نہ ھما نون المحل ہو قوافلی الدفن فلا یجوز استعمالہ فی غیرہ فلیتأمل ویجوز اھ مصححہ او مسائل سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جس کی طرف نقل وقف جائز نہیں علیگیر یہ جلد ثانی ص ۱۷۰ سئل شمس ائمۃ الخوا فی عن مسجد او حوض خرب ولا یحتاج الیہ لتفرق الناس هل للفاضل ان یصرفنا او قافہ فی مسجد اخر او حوض اخر قال نعم و لولہ یتفرق الناس و لکن استغنی الحوض عن العمانۃ و هناك

مسجد محتاج الی العمارة، وعلى العکس هل يجوز للعاصی صرف وقف ما  
عن عمارة ما هو محتاج الی العمارة فقال لا کذا فی المحيط منذ اس زمین میں  
جو دفن کے لیے وقف ہو مدرسہ وغیرہ بنانا جائز نہ ہوگا گو خالی ہی کیوں نہ ہو اور  
دوسرے اس کا خالی ہونا حفظ اتنی شہادت سے کہ ہماری عمر میں ہمارے علم میں  
کوئی میت دفن نہ کی گئی نہیں، بت ہو سکتا بلکہ اس قدیم مقبرے کا پڑھنا سمجھا  
جاتا ہو کہ جب دو تہائی زمین میں قبریں اس قدر پائی ہیں کہ سو برس سے لوگوں کے  
پوشے قبل کی ہیں تو اس ایک ثلث میں اس سے بھی پہلے کی ہونگی اور وہ بالکل منہدم  
ہو گئی ہوں زمین صاف معلوم ہوتی ہو زمین بھر جانے کی وجہ سے دفن کرنا چھوڑ دیا گیا  
ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص بیان کرے کہ جب سے یہ زمین مقبرہ کے لیے وقف ہوئی کوئی میت  
اس تہائی میں نہ دفن کی گئی تو لبتہ خالی ہونا ثابت ہو سکتا ہے پھر بھی مدرسہ وغیرہ  
مسجد دفن کے دوسرے کام میں لانا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد العاصی فضل النبی عفی عنہ ہذا الجواب صحیح کتبہ عبد الرزاق عفی عنہ۔  
ابن النبی صحیح کتبہ احمد بن حنبل عفی عنہ

جواب مولوی رشید احمد گنگوہی و دیوبندیان الجواب یہ جواب صحیح نہیں ہے  
کیونکہ صاحب نے جو ردایت نقل کی ہے اس سے بھی مدعا ثابت نہیں ہوتا  
اس گروہ قبرستان وقف نہیں ہے تو کچھ کلام نہیں اور قبرستان کو جو وقف  
نہ ہو کر دینے میں یہ سب جگہ جاری نہیں، اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ گورستان  
وقف نہیں ہوتا اور بعد تسلیم اس بات کے کہ وہ وقفی ہے اس صورت میں کہ وہاں  
وہ مسجد یا مکتبہ دراز سے بند ہے تو اس میں دوسرا مکان وقفی بنا دینا  
مستحب نہ مدرسہ وقفی بنانا اس گورستان میں جائز ہو جتنا حق اس روایت سے  
تاریخ مولوی عبدالمجید ۳۵۹ فان قلت هل يجوز ان تبنى المساجد علی قبور مسلمین



قلت قال ابن القاسم لو ان مقبرة من مقابر المسلمين عفت فبني قوم عليها مسجد  
 سار بذالك بأسا وذلك لان المقابر وقف من اوقاف المسلمين لدفن مواتهم  
 لا يجوز رمد ان يملكها فاذا درست واستغنى عن الدفن فيها جاز صرورها  
 الى المسجد لان المسجد ايضا وقف من اوقاف المسلمين لا يجوز تمليك له لاحد نعم  
 مما على هذا واحد او كتب تفتيح میں بھی روایات جواز موجود ہیں مگر بندہ کو ملت نہیں فقط

رشد احمد  
 ۱۳۰۰

والله تعالى اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ

محمد یسین عفی عنہ

الجواب صحیح بندہ مسکین محمد یسین عفی عنہ

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ

بیکہ وہ مقبرہ نہایت کہنہ ہے اور اس وقت دفن کرنا ہاں متروک ہو گیا ہے تو  
 بنا برسرہ اس جگہ میں خصوصاً حصہ خالی میں درست ہو البتہ اگر وہ مقبرہ فی الحال دفن  
 موات کے کام آتا ہو تو کوئی اور بنا اس میں درست نہیں ہے قال فی العلم الجبریۃ  
 ولو بلی للہب وصادق باجاز دفن غیرہ فی قبرہ وذرعہ والبناء علیہ لذلانی

۱۳۰۰  
 فتوکل علی العزیز الرحمن

المتبین فقط والله تعالى اعلم

کفتیہ عزیز الرحمن عفی عنہ

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

جواب اول غلط صحیح اور حکم ثانی حق و صحیح اور تحریر ثالثا جہل قبیح ہے اولاً سوال میں  
 صاف تصریح تھی کہ ایک سطح وقف زمین پھر محیب سوم کی تسقین کر اگر وہ قبرستان  
 وقف نہیں الخ محض ششہ بے معنی ہے ثانیاً قبرستان کو جو وقف مشہور کر دیا  
 ہیں یہ سب جگہ جاری نہیں اس کا یہ اشار الیہ شہرت ہے یا وقفیت اول

تفتیح میں رشید احمد



نہ کہ خیر اعلیٰ وقف محمود الدہمہ میں بشمولہ اس کے بعد صدقہ و تقاضا کرے  
 اختیار دہی دے۔ فی وجہ اس کے اس طرح دیکھتے ہیں کہ جو بیابان رقبہ  
 ہیئتہ ملا جعل اولہ رقبہ فی دہمہ رقبہ رقبہ رقبہ رقبہ رقبہ  
 اعلیٰ الماظر ما بری قدرہ مصیبتہ الموقوف فی حق اقدار و رقبہ رقبہ رقبہ رقبہ رقبہ  
 لہرہ میں ہے واجب بقا و توقف علی ملک و رقبہ رقبہ رقبہ رقبہ رقبہ  
 مدرسہ یا کتب خانہ یا کوئی مکان کی خالی دیوار سے منہم تہہ مائل و متصل  
 بھی جانشاہ ہے کہ زمین منورہ میں ہیں و اکثر زمین و دیوار کے ساتھ ہیں  
 بیت و خانہ مدرسہ جائے دیں محل و زمین بہت یا دیوار و زمین و دیوار  
 اور یوں بھی پتا ہم قرآن شرف اراکوانہا علی الارض سے کیا پرہ ہر زمین ایک یا ایک  
 جہت کیلئے وقف ہو چکی دوبارہ و مفیدت کیونکہ محمولہ واقفہا وقت وقف مالک  
 موقوف ہونا شرط وقف ہو کہ ہمارے مذہب میں بالفاق اہل و قوف اس پر صحت  
 وقف موقوف اور وقف بعد تاحی کسی کی ملک نہیں تو خود اصل واقف بھی  
 اگر دوبارہ اسے وقف کرنا چاہے محض باطل ہوگا نہ کہ زید و عمر و بلکہ یہ حکم عام ہے نہ وہ  
 وقف دوبارہ جہت آخرے پر ہو یا اسی جہت اوے پر کہ علی الاول تجویز باطل ہے  
 اور علی الثانی تحصیل حاصل و النحل باطل بجز الرقبہ و علیگیر یہ وغیرہا ہیں ہر  
 شرائطہ فمنہا العقل و بلوغ ومنہا ان یکون قریبہ ومنہا ان یتوقف وقف و وقف غیر  
 علی اشتراط الملك انه لا يجوز وقف الا حصوات ولا وقف ارض خورہ و سامانہ  
 اسعاف میں ہے۔ اتفق ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ خالی ان اوقف ہوقف  
 جوازہ علی شروط بعضہا فی المنصرف کالملک فان لولایۃ علی المحل شرط لجواز  
 ولولایۃ تستفاد بالملک اذ ہی نفس الملک اسی میں ہے ووقف رضا اقطعہ  
 ایاہا السلطان فان کانت ملکاً او مواتاً صح وان کانت من بیت اہل و یصح

وقف موقوفہ کی حالت میں جو زمین وقف ہو اسے وقف نہیں کیا جائیگا  
 اور اگر کوئی عاقل یا بالغ



اجماعاً مسأله عمارت وقف ہوگی یا نہ زمین یا دونوں تانی بدی بطلان لان الوقف  
 الارض وقف ہو گیا نہ نہ علیہ توقف اول وجہ زمین غیر منکرہ میں صرف اس  
 صورت میں ہو کہ عمارت اسی کام پر وقف ہو جس پر اہل زمین کا وقف ہے ہواصحیح دلیل  
 ہر شخص دیکھ لے فیق تو زمین مقبرہ اور دیواریں مدرسہ میض و سوسہ قنات  
 علامہ خیر الدین رتلی میں ہے مسئل فی کرم مشمل علی غنہ و تبن و رضہ وقف  
 سیدنا خلیل علیہ و علی شہداء و سائر الاشیاء افضل الصدقات و انتم المسلمون  
 من املک جلیل دعی رجل بانہ وقف جدہ من شجر دعوی جاب و شجر  
 و نہ تقیم اذا کرم اسر الارض و لشجر وان اربد بہ اشجر فوق وقف لشجر علی جہۃ  
 غیر جہۃ الارض مختلف فیہ وقد قال صاحب الذخیرۃ وقف البناء من غیر  
 وقف الارض لم یجز ہواصحیح وان اربد کل من الارض و اشجر فیصلہ نہ بدی بھی  
 تصور و اربد الارض فبدیہیۃ بطلان و فی ہر مستقطا اسی میں اس کے  
 متصل ہے کیف یصح توقف وقفہا علی نفسہ و ہی وقف الخلیل علیہ الصدقات  
 و سوسہ و عند المعنی فوہ فیصلہ نہ بدی بھی تصور و تخار میں ہو الذی حرک  
 فی اشجر خذ من قول نصیریۃ و اما ذوقفہ علی الجہۃ اسی کانت لبقعۃ  
 وقفہا علیہ جاز لفا فابتعا لبقعۃ وان قول الذخیرۃ لم یجز ہواصحیح مقصور  
 علی ما عد صدقۃ الاتفاق و ہوما ذ کانت الارض ملکاً و وقفہا علی جہۃ اخوی  
 ہ و علی ہذا فینبغ ان یستثنی من رض الوقف ما ذ کانت معدۃ لہ حکم کاروبہ  
 منہ لخاص و یخص التوفیق بین الاقوال اہل ملخصاً وقد اوضحنا فیما علقنا علیہ  
 س و ساررہ یا کتب خانہ جو بنایا جائے گا جبکہ شرعاً وقف نہیں ہو سکتا لاجرم ملک  
 بنیان پر بیگا اور اب یہ صراحت وقف میں تصرف مالکانہ اور اپنے انتفاع کے  
 لیے اس میں عمارت بنانا ہوگا تو آفتاب کی طرح واضح کہ قاضی خاں و علمگیری

و محیط کی عبارت جو مجیب وہم نہ ملنے نقل کیں یہ مفقہ اگرچہ مدرس ہوجائے اگر  
 میں قبر کا نشان در کنار امور کی پڑی تاک نہ رہے جب بھی اس سے امتناع  
 اور شبہ اس کے لیے حکم مقبرہ رہے گا۔ سی طرح فذوی ظہیر پر و خزانہ لم یضیی  
 کی عبارت کہ مقبرہ قدیمۃ بحملۃ لم یبق فیہا ذرۃ مقبرہ و بیاح و ہاں لحدہ  
 الا نفع بھا وان کان فیہا حشش یحش صتہا و خورج حشیش الی مدد  
 وہ ترسل مدد ب فیہا قلعی مقید مدعا تقیہ اور مجیب سوم کہ یہ نہ حکم نہ مجیب  
 صاحب نے جو روایت نقل کی ہے اس سے بھی مدعا ثابت نہیں ہوتا تحصیل سند  
 فہم و جل میں سابقاً مجیب سوم کو جب فقہ میں کوئی روایت ملی تا جہاں تون و شرف  
 و فتاوائے مذہب سب بالائے طاق رکھ لصوص اصول و فروع فقہ حنفی مذہب  
 آنکہ بند کر کے شیخ صحیح بخاری سے ایک روایت خارج عن مذہب پرف غت کی  
 کہ ابن القاسم نے کہا کہ یہی رہے ہیں جب مقبرے کے آثار مٹ جائیں اور اس کی  
 حاجت نہ رہے تو وہاں مسجد بنا لینا جائز ہے عربی لفظوں کا ترجمہ دیکھ کر اب یہ  
 اور اک کہے کہ یہ ابن القاسم کون ہیں کس مذہب کے علم ہیں ان کا قول مذہب  
 حنفی میں کہاں تاک مٹنا جا سکتا ہے درود بھی خاص ان کی اپنی رائے درود بھی  
 اصول و فرع مذہب کے صریح خلاف مجیب صاحب علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ شیعہ جامع  
 صحیح میں صرف اقوال مذہب پر انحصار نہیں کرتے بلکہ مذہب رابعہ اور ان سے بھی تجاوز  
 کر کے ان کے تلامذہ و صحاب و جوہ بلکہ ان سے بھی گزر کر بعض دیگر سابق و لاحق مکبہ  
 بعض بد مذہبوں مثل داود ظاہری و ابن حزم تک کے اقوال نقل کر جاتے ہیں  
 بلکہ بارہا یں و ان ہی کے قول پر فتااحت فرماتے درمذہب مذہب تھا مذہب بیان  
 میں بھی نہیں لاتے۔ جاہل کہ تراجم علماء سے آگاہ نہیں آپ کی طرح دھوکا کھاتا ہے و  
 خادم علم محمد اللہ تعالیٰ فزون مراتب و تفرقہ مذہب کی خبر رکھتا ہے علامہ شیخ





کیا لگتا کہ اس ذکر اٹھانا کہ بھی قاب بن الفاسم کے تحت میں داخل ہوا نہیں  
مقدور میں شامل ہائے ثابت محیب صاحب آپ نے ماعن من حکایت غیر محیب  
پر قرائت کی کہ خطا پر اسے مردہ مسلمانوں کی قبر میں ظن ہو رہا ہے کہ جہنم کی جگہ سے  
پہاں راسنے کی گنجائش ملی اس ذکر صی بنا کیوں نہ کیا کہ مسجدوں میں بل علامہ  
نکوی کے مدھے بارہ شے کی راہ چلتی بل ماہور شجر و خمر و غیر افتاد موسم مسجد  
حنا و کبیا نعیمہ و ذکر صحابہ ان المسجد ذ خرب و دروین ہین عہد جہاد  
و المعزیۃ و استغف و در ثرت لقود ملک کارہ دہاں فاد اعادہ ملک مجرمان  
منی مومعہ المسعود دار و مومعہ المقتدرۃ مسجد او عوار دہاں فاد لہا من  
لہا رباب لکون لیسٹ امان و ذلک لانت الداد لہا من لہا من ثلاث الانبیاء  
نرا سب سے پہلی برتی اور جانتے تھے کہ کتب معتادہ مذہب مشہور و مستند ہے  
صراحت رو کیا و اس کے ملک پر شہر و درختوں کے دیباچے تصویرا بصار و درخت  
میں ہے و درخوب ماہولہ و استغنی عنہ بی مسجد اعند الامام و ثانی بد  
الی قیام الساعہ و بہ یفنی حاوی القدری و بحر الرائق و درختا میں ہے  
والتر امتیاج علیہ مجنی و ہوا وجہ فتح ثانیہ یہ قول امام محمد رحمہ اللہ نقی  
جسے علامہ عینی نے اصحابا کی طرف نسبت کیا خاص اس حالت میں کہ جب  
وہ شے موقوف اس عرض کی صدا حیت سے بالکل خارج ہو جائے جس کے لیے  
واقعہ نے وقت کی تھی صلا کسی طرح اس کے قابل نہ رہے و درختا میں ہے  
ذکر فی الفہر ما مغانا انہ یتفرع علی الخلف المذکور ما ذالہدم لوقف و لیس  
لہ من الغلۃ ما یغیر بہ فیرجع الی البانی و درشتہ عند محمد خلا قالہ بی یوسف  
لکن عند محمد انما یعود الی ملکہ ما خرج من الاستقام المقصود للواقف بالکلیۃ  
یہ بات مقبرہ مذکورہ میں کیونکر متصور کہ ہنوز تہائی میدان حسب بیان سائل

و درختا میں ہے و درختا میں ہے و درختا میں ہے

[illegible][illegible]

[illegible]

منہ سے جو بات کہے ہو اس پر جواب دے



یہ شخص کے سبب اب اس نام کی نہ رہی مثلاً زمین پر پانی نہ غلبہ کیا کہ دفن کی گنج نشیں  
 نہ رہی مثلاً وہی کبریٰ و جمیع المضر است و ستر یہ واسنفت و غیرہ میں ہو اعراف  
 بعد قلعہ ارض بہ مفرقہ و آخر خفا من بدل عاودہ قننت فیہا ہنہا و ذلای قطعہ  
 و تقصیر لعلیہ الماء عندہا فیصلہا صادقاً دین بیجھا ان کا سنہ  
 الارض بحال رہے برعین ان سرخ دفن مونی لعلہ الفساد لبس لہا الیسر وان کا  
 برعین الناس عن دوزخ مونی فیہا ملکۃ الفساد فلہا ابیہ پر ظاہر کہ صورت مستغفرہ  
 ہرگز نہ عدم محض چہن سب نہ عدم صلوح پھر شہرہ استخفا کہ بتحقق ہوئی اور فقیر وقت  
 کی مجازت کس گھر سے ملی تو رکوشن ہوا کہ مجیبہ سوم کا اس رویت فارحہ سے  
 تک محض نسبت بغیر بالتحقیق تک و احوال و ما قوۃ الاما باندہ علی العظیر ہکذا  
 یعنی اکتفی و اللہ ولی التوفیق تنبیہ یہ مجیب سوم پر تہ عشرہ کا مملہ ہیں اور  
 ان کا روئے کے سب اتباع و اذناپ کے روئے معنی مع و کل الیہ فی جوف  
 اور ذناپ کے پاس ہی کیا سوار وایت نامہ زیلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جسے خود موی  
 گنگوہی صاحب نے کچھ سوچ بھکر چھوڑ دیا اور روایت فقیر نہ لکھنے کے لیے  
 بے ہمتی کا ہمارے یہ مجیب اول نے کچھ مجیب دوم سے جواب دیا بعض ذناپ  
 سوم نے بے تعرض جو ب پھر اسی کا وہ کیا اگر جناب گنگوہی صاحب چرچے کہ  
 یہاں مقبرہ وقت میں غلام ہے مجھے خاص دوسرے مکان وقفی کی اجازت نکالنی  
 مشکل پڑی ہوئی چنانچہ یہی کرنا کہ اس روایت نامہ زیلعی میں جائز ہو رہا ہو کس  
 گھر سے جائز کر سکونگا اندا ہوشیارانہ اس سے عدول کیا جو ذناپ کی سمجھ میں آیا  
 غالباً یہ نو ناظرین اس روایت کا محل و محل سمجھ لیے ہو گئے۔ صاحب اس سے مقصود  
 زمین منوک ہی یعنی اگر کسی کی ملک میں کوئی میت دفن کر دیا گیا ہو تو جب وہ بالکل  
 خاک ہو جائے تاکہ کو روای کہ وہاں کین کرنا گھڑنا مجبوجاہے کرے لان الملائک مطہرین

نہ ہرگز نہ عدم محض چہن سب نہ عدم صلوح پھر شہرہ استخفا کہ بتحقق ہوئی اور فقیر وقت

والماتع زال وهذا ايضا اذا كان دما باذنه ولا يخفى انصب له فواجب ان  
 وتكون الارض كما هي حدثت نفس لرق ظالمه من علامه مرقن خطا في قدس سره  
 نے درختار میں سے ایسے نفیس پتے ہیں جنک کیا جس نے معنی مراد کو کھول دیا  
 عجیب اول سے مراد وہ ہیں سے خدا کی مگر علامہ مرقن کے شہ رات تک ہر قسم  
 کی دشمن کہال و رختار میں فرمایا یہ بخیر منہ بعدا ہا نہ انراب الا حق دخی  
 کان فکون الارض مضبوطة او حدثت بشفعة و یخبر الملائک بین امر حبسہ  
 و مسان نہ بالارض لما جاز ذرعه و استاء علیہ اذ ابی و صدر من اباد یلعی و ریشہ  
 و فخر میں کھیتی کرنا کسی کے نزدیک جائز نہیں ہوا یہ میں ہے فی تہ بقہ لقصہ ان  
 بقابر فہ ابی فی سنۃ و بزرع سنۃ بات یہ ہے کہ وہ بیہ کی نگاہ میں مقبرہ  
 بلکہ خاص مراد سے اوپا سے کہ م عظیم الرضوان ہی کی کچھ قدر نہیں بلکہ حتی الوست  
 ان کی تو بین جانتے ہیں اور جس حیثیت سے قبو پہلے انہیں نیست و نابود ہوا کرتے  
 کی فکر میں رہتے ہیں ان کے نزدیک انسان مراد و رختار و اجیس و د خور ہنی موت میں  
 ہیں کہ لا یمم ولا یبصر و یعنی عذاب شیا حالانکہ شرع مطہر میں مراد و رختار  
 عالیہ م مقبرہ میں سخت تکریم و ممتنع التوبین یہاں تک کہ علما فرماتے ہیں قبر پر ایک  
 رکھنا گنہ ہے کہ سقف قبر بھی حق نیست ہے قفیب میں امام علاقے ترجمانی سے  
 ہے یا ثر و طوعا بقبور و ان سقف مقبور حق الموت ہے کہ محمد رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نعین پاک کی خاک اگر سنان کی قبر پر پڑ جائے  
 تمام قبر جنت کے مشک و عنبر سے مہک اٹھے اگر سمدان کے سینے اور مہرہ و  
 مراد آنکھوں پر اپنا قدم اگر رکھیں اُس کی لذت و نعمت و راحت و  
 برکت میں ابدال آباد تک شہر و سر فراز رہے وہ فرماتے ہیں رآن امشی  
 علی جمرۃ او سیف احب الی من ان امشی علی ہر مسلم یک چٹوری با





وہی ہے جو کہ وہی ہے وہی ہے وہی ہے

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

والتحقيق في هذه المسألة هو الذي ينبغي أن يكون

موسیقی علم کے نام سے مراد یہاں ہے کہ موسیقی جو کہ ایک فن ہے اس کے علم سے مراد ہے کہ اس کے اصول و قواعد کو جاننا اور اس کے طریقہ کار کو سمجھنا۔

فأمر به ففعل به

۱۴۰۰

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

سکالہ قریب قریب تمام ہو گیا ہے۔

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

چند طرح دیگر که متوجه این است که علمای عامیانه معمولاً در این صورت که

طبیعی عین فیض : ہر موجد پر خدائی سائناتی قوتیں مبدوءاتہ تصور و عصبیت جس سے ہر

مورخ و جاحل رضاعی است به حسب اجماع علماء و ما یفوتنا همی و غیره

ایک بڑی شہر کی طرف سے جو کہ ایک بڑی شہر کی طرف سے

نہ ہو کہ جس کے لئے یہ قیاسیہ ہے اس قیاسیہ سے طول یہ قیاسیہ نہ ہے۔

اختصار سے کام لیں گے۔ ان صورتوں کا، مگر بجز فرقہ بندی و بیادہا سنیہ میں۔

اسحاقیہ رشیدیہ گنگوٹھ شیعہ مذہب کے حامی تھے، دنیا و آخرت کے کوئی نہ کر سکتا۔

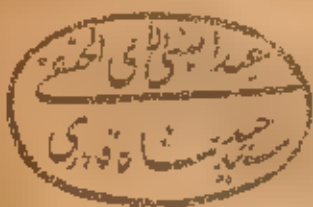
جماعت کو الہ و بی بیہ خداست کہیں و ایسا ہے بھلاست و ندیش کی مسجد سے پہنچ

کمال از من می آید و سلام و کمال فرستید کرد و واجب می بود که تعالی علم را با صواب و لایزال

والمأذون محمد بن أحمد بن أبي صفير بن الفقيه عماد الدين الإمام السيد حميد شيخ

100-443887-100

نقداری الحقیقی بخاور الله تعالى عن ذنبه اعلى و الحقیقی و حفظ عن موجبات  
الکلی و لعی بحره فی البنی، به شمی الاهی صلی الله تعالی علیه و علی له و بحایه و  
منوطن کچھ بھوج المعروف بہ پیر محمد الانزلی بنی -



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي رزق الانسان لما وسمعا وبصرا في الحياة وبعد ممات قاموتی  
بحرفون انزور و لیسبحون، الا صوات و القصة و الاسلا ملائکة ان الا مکدان علی  
من هدنا الی صراط مستقیم و وفانا بها من نارا الحیثم التي عدت منکرمین  
و ما ردین من نبیاسة و مکد بن رب، لعالمین و مفصلین شهبان  
لعین تل عالم الا ولین و الاخرین صلی الله تعالی علیه و علی آله و صحبه  
مه حر به اجمعین و یسنا بهما یا رحمن و بعد فلم ریت جو ب  
نصر بدین امین مولانا مولوی محمد عمر الدین وجدته مرافقه لسنة دفن  
للقصة و تضررت تحریر مولوی رشید، حمد اللکلوھی فاهو الاضطر مبین  
و هبت حرمة المومنین و ما رده علیه خاتما محققین عمدة المدحین  
عنا اهل السنة محمد مائه محاضرة سیدی و مرشدی و کبری و ذکر  
یومی و غدی مولانا مولوی محمد احمد رضا خان ابداء الله الواهب  
بافیض و لواهب قد وجد لسا نالثناء علیه غیر ان اقول لا شاک انک  
صادق الصرح و الحق الفرح فجزاهم الله خیر الجز عن الاسد هم و المسلمین  
سید المرسلین صلی الله تعالی علیه وسلم و الله تعالی اعلم بالصواب و عمدة  
ام الکذب قاله بقره و رقمه بقره محمد المدعو بظفر الدین محمدی الیسی

المختفی المددی بکالی ارمغوی

المحرر المجلدی ابو طالب بادلی

۱۴۱۰  
محمی سنی حنفی قاور  
ابوالبرکات محمد بن محمد الدین

# سبل الاصفیاء فی حکم النجس الاولیاء

۱۳

هـ

۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

مسئله در وفات و بعد از وفات صاحب من در پنج اول شریف مسئله درین زائده که ادیبان  
و کرام و باریج ب سون و نوی نوزادین صاحب او اسل ذوی لطف و شرف است  
کیا غرضتین عدالت و بین اس دورست بین که بدینتین ایک بکر مبین کا و هر دو کیک است  
چهل تن کی و در شاد کا و لا و بال کران کو با کثیر فی کیا که اسد کھا اس نون کو  
عند التدرع جائز نیست یا نہیں - بنیو التوجروا -

الجواب

حمد الله و صلی علی حبیب و آله و سلم و علیهم السلام

اقول و بالله التوفیق عن مس سکر من هر که خلعت و درست و علم من قول و نیت و این کا  
اعتبار چون که کاتک سکر کا جانور کوئی نیست و هر که سکر که حرام بگیا رجه است و هر که سکر که  
جانور است و هر که سکر که حلال اگر چه شک تھا نیز جانور است و هر که سکر که کثیر فی  
حرم بگویند اگر چه که سکر که سکر است یا سکر که سکر است که کثیر فی سکر است  
حلال اگر چه که سکر است یا سکر که سکر است که کثیر فی سکر است که کثیر فی سکر است  
و هر که سکر که سکر است یا سکر که سکر است که کثیر فی سکر است که کثیر فی سکر است  
و هر که سکر که سکر است یا سکر که سکر است که کثیر فی سکر است که کثیر فی سکر است

طبع در شهر کابل در سال ۱۳۱۰





一、二、三、四、五、六、七、八、九、十、十一、十二、十三、十四、十五、十六、十七、十八、十九、二十、二十一、二十二、二十三、二十四、二十五、二十六、二十七、二十八、二十九、三十、三十一、三十二、三十三、三十四、三十五、三十六、三十七、三十八、三十九、四十、四十一、四十二、四十三、四十四、四十五、四十六、四十七、四十八、四十九、五十、五十一、五十二、五十三、五十四、五十五、五十六、五十七、五十八、五十九、六十、六十一、六十二、六十三、六十四、六十五、六十六、六十七、六十八、六十九、七十、七十一、七十二、七十三、七十四、七十五、七十六、七十七、七十八、七十九、八十、八十一、八十二、八十三、八十四、八十五、八十六、八十七、八十八、八十九、九十、九十一、九十二、九十三、九十四、九十五、九十六、九十七、九十八、九十九、一百。

[illegible]



عن اسماعیل بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام عارف بائیں سیدی احمد زوق رضی اللہ تعالیٰ  
عنه فرماتے ہیں انما یشتوا الظن الجیث عن القلب الجیث برگالان جمیث ہی دل سے پیدا ہو گیا  
فقده سیدی عبد النبی المناطی فی شرح الطریقۃ المحمدیہ و تمذابہ و تفرہ و شرح و ہدایہ  
و در مختار و غیرہ میں ارشاد فرمایا انما لا یشتی الظن بالمسلم ما یقترب الی الاذی بہذا الخبر  
یہم مسلمان پر برگالانی نہیں کرتے کہ وہ اس فرج سے آدمی کی طرف تقرب جہتا ہر دو اختیار میں  
ای علی وجہ البیاض لا وہ المکفر و هذا البید من حال المسلم یعنی اس تقرب سے تقرب  
پر وہ جہاد است مراد ہے کہ اسی میں کفر ہے اور اسکا خیال مسلمان کے حال سے دور ہے بلکہ علماء  
میں ایک تصریح فرماتے ہیں کہ اگر خود ان کے خاص وقت تکبیر میں یوں کہ بسم اللہ بنام  
خدا کے بنام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کتنا مکروہ تو بیشک ہو مگر کفر کیسا جائز و حرام بھی  
نہو گا جبکہ اس نقطہ سے اس کی نیت منظور ہو یہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف تعظیم ہو  
نہ معاذ اللہ حضور کو رب عزوجل کے ساتھ شریک کرنا امام اجل فقہ النفس قاضی خاں اپنے  
فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں یعنی غبی و ذبح و ذال بسم اللہ بنام خدا کے بنام محمد علیہ السلام  
قال الشیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ ان اداء الرجل بذکر اسم اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعظیہ و تعظیہ جاز و لا باس وان ادا بہ الشکرۃ مع اللہ  
تعالیٰ لا یخل الذبیحۃ بلکہ اس سے بھی زیادہ خاص صورت عطف میں مثلاً بنام خدا و بنام  
خدا جس سے صاف معنی شریک ظاہر ہے اگرچہ مذہب صحیح حرمت جائز ہے مگر  
حکم کفر نہیں دیتے کہ وہ امر باطنی ہے کیا معلوم کہ اس کی نیت کیا ہے و در مختار میں ہے  
ان عطف حرمت نحو باسم اللہ و اسم فلاں و المختار میں ہو ہوا تعظیم و قال ابن  
سلۃ لا قصیر مینۃ لا یحالی و اصدت مینۃ یصیر الرجل کافر اذا نیت قلت تمنع الملوومۃ  
بان الکفر امر باطنی و الحکم بہ صعب فیض و کن فی شرح المفسر سی شہر لہ  
اللہ اگر خود فرج خاص تکبیر فرج میں نام خدا کے ساتھ نام غیر ملا کر پکارے اور کافر ہو گیا

و فرج سے فرج خاص طرف ہی تو ہے موجب کفر

و غرض یہ کہ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی جیسے بولے گا  
نام خدا بنام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز حال ہے

وہ فاضل کی مصداق ہے

1874

مجلس اول  
در بیان تاریخ و احوال

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



صرف فی الحال ثواب مقصود ہے اور اگر انصاف کیجئے تو دوبارہ وہ دم تبدیل اُن کا بہ  
 خیال بے اہل بھی نہیں اگرچہ انھوں نے اس میں تشدد و زیادتی کی ہے لیکن جو جن چیزوں پر  
 قیامت کرنی گئی ہے وہ بھی بلا وجہ نہ تھا بلکہ اپنے نہیں فراموشی اور سبب اذکار ان لوگوں  
 الی المناقض کیا تھا اور کل ذلک خدا ہی جانتا تھا اور اگر قرآنی کتب میں جو چیزیں مذکور  
 ہیں ان کی تفسیر نہ ہوتی تو جو چیزیں نہیں ہو جاتا ہے۔ مثلاً جو کہ اس کے بعد کہ دو مرتبہ پور  
 قرآنی کتب سے پھر بھی نہ آتا کہ وہ سب کتب اس پر قیامت کی نیت کرنی تو کیا وجہ تبدیل نہ تھا  
 جو یہ ہیں بہت بالقرآن و شریعت لا یمنع الیہم شیء میں ہے و یکرہ ان تبدلوا وہا انوار  
 اسی طرح جن میں اختلاف و غیرہ میں ہے یا کلمہ سبکوں پر ہر گز فی حرام اور حتی الامکان  
 اس کے قول و فعل کو وجہ صحیح پر عمل واجب اور ہر حال ارادہ قلب چاہے لغو یا قائل حکم  
 لنگسہ کی استارہ نہیں اور حکم بھی کیا کفر و شرک کا جن میں اعلیٰ درجہ کی احتیاط فرض یہاں  
 کہ کسی کیفیت سے اعتقاد و احتمال بجا آوے گا نکلتا ہو تو اسی پر اعتقاد لازم حق کل خلاف لازمہ  
 المحققون فی اعتقاد بغير الحلیۃ اگر بالفرض بعض کو وہاں اہماتوں پر بہ ثبوت شرعی ثابت بھی  
 ہو کہ اُن کا مقصد و موافق اللہ عبادت خیر ہے تو حکم کفر معروف ان میں پر بھیج ہو گا ان کے سبب  
 عام نکال دینا اور باقی لوگوں کی بھی یہی نیت تھی یہنا بعض باطل ہے قائل اللہ تعالیٰ لا یزید و لا یقل  
 و ذلذا شری پس عن یہ ہے کہ نہ مطلقاً اس نام کا جس نے یہ حکم شرک صحیح نہ اس کی وجہ سے جو اور  
 کو نہ ارادہ ان لینا درست بلکہ حکم شرک کے لیے قائل کی نیت پر چلیں گے اگر قرار کرے  
 کہ اس کی مراد عبادت خیر ہے تو بیشک شرک کہیں گے ورنہ ہرگز نہیں اور حکم درست یہ  
 صرف قول فعل و نیت ذلک خاص وقت و مکان پر مدار رکھیں گے اگر کسی کو وہ غیر ایک  
 کسی کلمہ گوئے معاذ اللہ اسی نیت شرک کے ساتھ ذبح کیا تو بیشک حرام کہ  
 وہ اس نیت سے مرتد ہو گیا اور مرتد کا ذبح نہ نہیں اور اگر اللہ عزوجل کیلئے جان  
 دی اور قصد کبیرہ شرک نہ کی تو بیشک حلال اگرچہ اس پر باعث فی الحال ثواب اگر اہل

اس مسئلہ میں اختلاف کم کا خلاصہ

اولیاً یا نفع دنیا و آخرت یا مقاصد ہوں اگرچہ مالک غیر فرائج کی نیست معاذ اللہ ہی عبادت نہیں  
 اگرچہ پیش از فرائج یا غیر فرائج سے وقت فرائج کسی کا نام پکارا ہو اور مالک سے و نیست مالک  
 ثابت ہوتا بھی فرائج پر کچھ مؤثر نہیں جہتک خود اس سے بھی اسی نیست پر جان دیتا ہے  
 نہ کہ جب اس سے وہ نیست ثابت نہیں اور مسلمان اپنے رب عزوجل کا نام لیکر فرائج کرے  
 ہے تو اس پر بدگمانی حرام و ناروا ہے اور ہم ترشید و مسلمان کو معاذ اللہ و تکلیف  
 کفر بھٹانا حلال نہ کہ کو حرام کہہ دینا نام الہی عزوجل پر وقت تکبیر لیا گیا یا ظل و بے اثر ٹھہرا کر  
 وجہ محنت نہیں رکھنا اللہ عزوجل فرماتا ہے وما لکم ان لا تذكروا ما ذکر اسم الله عليه  
 تمہیں کیا بلکہ نہ کہنا و اس جانور سے جس کے ذبح میں اللہ کا نام یاد کیا گیا امام  
 فقہ الدین ہارمی تفسیر کہہ رہے ہیں انما کلفنا بالطاهر لا بالباطن فاذا ذبحہ علی  
 اسم الله وجب ان یعنی ولا یسئل لنا الی الباطن یعنی میں شرع معجز نے ظاہر پر  
 حل کا حکم فرمایا ہے باطن کی تکلیف نہ دی جب اس نے اللہ عزوجل کا نام پاک  
 لے کر ذبح کیا جانور کا حلال ہو جانا و واجب ہو کہ دل کا ارا دہ جان لینے کی طرف  
 ہیں کوئی راہ نہیں یہ چند نفیس و جلیل فائدے حفظ کے قابل ہیں کہ بہت  
 بنائے زماں ان میں سخت حفظ کرتے ہیں وبالله العصمة والنزھة و بہ الوصل  
 الی تحقیق واللہ وسبحنہ اعلم و علیہ جل مجدہ اللہ و احکم۔

عبد المذنب احمد رضا البریلوی

محمد بن محمد المصطفیٰ البیہی الایمی  
 علیہ السلام علیہ وسلم

محمد سی سنی حنفی قادر  
 عبد المصطفیٰ احمد خاں